عالمِ اسلام

جناب خلیل حامدی صاحب

"اب مدد کے لیے فرشتے نہیں نازل ہوں گے" شام میں بار بار یہ بحث چھڑی جارہی ہے کہ بدر و احد کی جنگوں میں لشکرِ اسلام کی مدد کے لیے جو فرشتے نازل ہوتے تھے کیا فی الواقع وہ فرشتے جنگ میں شریک ہوتے اور انہوں نے کفار کو ضربیں لگائیں یا ان فرشتوں نے صرف معنوی حیثیت سے مسلمان سپاہیوں کو تقویت پہنچائی۔ اس بحث میں بعض شامی پروفیسر اس رائے کا اظہار بھی کر رہے ہیں کہ اس وقت یہ فرشتے خواہ مادی امداد کے لیے آتے تھے یا معنوی تقویت کے لیے آج یہ فرشتے نازل نہیں ہوں گے۔ بلکہ اب سپاہیوں کو اپنے دست و بازو کی مدد سے دشمن کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ ڈاکٹر صادق العظم نے بھی اپنی کتاب نقد الفکر الدینی میں اس عقیدے کا تمسخر اڑایا ہے کہ جنگ میں فرشتے اتر کر سپاہیوں کی مدد کرتے ہیں۔ اس بحث کو ترقی پسند عناصر جگہ جگہ عام کر رہے ہیں۔ ان کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ عرب مجاہدین کے حوصلوں کو پست کیا جائے۔ اور مادی پہلو کے ساتھ ساتھ اخلاقی اور معنوی پہلو میدانِ جنگ میں جو کردار ادا کر سکتا ہے اس سے مسلمان سپاہی کو محروم کر دیا جائے۔

فرعونیت پر مصر کو فخر حاصل ہے مصر میں جریدہ "روز الیوسف" اور "المصور" کی تحریریں اور مجلہ "الکاتب" کے مقالات اور الاتحاد الاشتراکی کی سرگرمیاں مذہبی احساسات کو برابر مجروح کر رہی ہیں۔ دار الہلال کی طرف سے ابھی ابھی ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس کا نام ہے "شخصیت مصر"۔ اس کا مصنف ڈاکٹر جمال حمدان ہے اور اس میں مصری باشندوں کی عبقریت کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔ مصنف نے ہیگل کے فلسفۂ جدلیت کے تحت یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مصر کے باشندے، مصر کی سرزمین، ثقافت اور معتقدات کی اصلیت "فرعونیت" پر قائم ہے۔ چنانچہ مصنف یہ دعویٰ